سوال

(91)تارک نماز سے صلح رحمی کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

میرا ایک دوست ہے جس سے مجھے گہری محبت ہے۔ مگر یہ دوست نہ فرض نمازیں ادا کرتا ہے اور نہ ہی رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ میں نے اسے نصیحت کی لیکن اس نے اسے قبول نہیں کیا، کیا اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں۔ (موسیٰ۔ ح)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس شخص اور اس جیسے دوسرے لوگوں سے اللہ کی خاطر بغض و عناد رکھنا لازم ہے، تاآنکہ وہ توبہ کر لیں۔

کیونکہ علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق نماز چھوڑ دینا کفر اکبر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاة))

''نماز چھوڑنے سے آدمی کا کفر و شرک سے فاصلہ ختم ہو جاتا ہے۔''

مسلم نے اپنی صحیح میں اس حدیث کی تخریج کی ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة، فمن تركها فقد كفر))

ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے اسے چھوڑا، اس نے کفر کیا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اہل السنن نے صحیح اسناد کے ساتھ تخریج کی ہے اور اس معنی کی احادیث بہت ہیں۔

کسی شرعی عذر کے بغیر رمضان کے روزے چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے اور بعض اہل علم ایسے شخص کو بھی کافر ہی سمجھتے ہیں جو شرعی عذر مثلاً بیماری اور سفر کے بغیر رمضان میں روزے نہیں رکھتا۔

لہذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس دوست سے نفرت کریں اور اس وقت تک مقاطعہ کریں، جب تک وہ اللہ کے حضور توبہ نہ کرے اور مسلمان حکام پر واجب ہے کہ جن لوگوں کے متعلق انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ تارک نماز ہیں ان سے توبہ کرائیں اگر توبہ کر لیں تو خیر، ورنہ قتل کر دیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا الزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ (التوبۃ: ۵)

''پھر اگر وہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔''

جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو نماز نہ پڑھے، اس کی راہ نہ چھوڑی جائے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نُہِیتُ عن قتلِ المُصلِّین))

''مجھے نماز ادا کرنے والوں کے قتل سے روکا گیا ہے۔''

جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا، اس کے قتل سے آپ کو نہیں روکا گیا، اور کتاب و سنت سے شرعی دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص نمز نہ پڑھے اور توبہ نہ کرے تو حکام کو اس کا قتل کرنا واجب ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے دوست کو توبہ کی طرف لائے اور اسے سیدھی راہ دکھائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 101

محدث فتویٰ